# وہ اعمالِ صالحہ جن کی برکت سے جنت میں نبئ اکرم ﷺ کی معیت ورفاقت نصیب ہوتی ہے

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ مُحَمَّدًا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَرَفَعَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

**أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1].

**محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر!** بلاشبہ ہر مومن اور مومنہ کی یہ قلبی تمنا ہوتی ہے کہ اس کو جنت کا پروانہ مل جائے اور ہر مسلمان مرد وعورت کی دلی خواہش ہوتی ہے اس کو جنت میں داخلے کی سعادت حاصل ہوجائے کیونکہ رب ذوالجلال والاکرام نے جنت کو اعزاز واکرام کا گھر اور رحمت وکرم کا مُقام بنایا ہے یہی حقیقی کامیابی اور اصلی سعادت مندی ہے باری تعالی ﷻ کا فرمان مبارک ہے :( أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ

(١) الحديد : ٢٨ .

الفَائِزُونَ)[1]. جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔ اس کے بعد جاننا چاہیے کہ جنت کے مختلف درجات ومنازل ہیں سب سے اعلی اور افضل درجات میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوں گے جبکہ انبیائے کرام کے درمیان جنت کا سب سے اعلی اور اول درجہ سید الانبیاء والمرسلین نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کو عطا کیا جائے گا چنانچہ آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرمایا: « سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ». اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وسیلہ کیا ہے ؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: « أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ»[2] یہ جنت کا ایک ایسا اعلی مقام ہے جو فقط ایک ہی بندے کو حاصل ہوگا اور (اللہ کی رحمت سے) مجھے امید ہیکہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا،لیکن رب ارحم الراحمین کا یہ بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ درجات و مراتب میں فرق کے باوجود وہ اپنے خاص بندوں کو جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کا ساتھ اور آپ ﷺ کی رفاقت عطا فرمائے گا ظاہر ہے ہیکہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں اس بابرکت رفاقت کو پانے کا شوق ہے اور اس عظیم الشان ساتھ کو حاصل کرنیکی تمنا ہے اس لئے ضروری

---

(١) الحشر : ٢٠ .

(٢) الترمذي : ٣٦١٢ .

ہیکہ ہم اخلاص کے ساتھ اس کیلئے محنت کریں اور اُن اعمال صالحہ کی پابندی کریں جن کی برکت سے جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی قربت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے

**برادرانِ اسلام وحاضرینِ مسجد**: آیئے ذرا اُن اعمال پر غور کریں جنکے اہتمام سے جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کا ساتھ اور آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوتی ہے؟ تو جاننا چاہیۓ کہ ان میں سب سے افضل عمل اور سب سے بنیادی سبب آپ ﷺ سے حقیقی اور سچی محبت ہے بلاشبہ نبیٔ کریم ﷺ سے قلبی محبت بہت عظیم عمل اور بہت بڑی سعادت ہے چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبیٔ کریم ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: « مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟». اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ توانہوں نے عرض کیا میں نے اس کے لئے ڈھیر ساری نماز روزہ یا صدقہ سے تو تیاری نہیں کی ہے، لیکن میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوں تو رحمتِ تمام ﷺ نے فرمایا: « أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»[1]. تم اسی کے ساتھ رہوگے جس سے تمہیں محبت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ہم کو کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی نبیٔ اکرم ﷺ کے اس فرمان سے ہوئی: « إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»[2]. اور

---

(١) متفق عليه .

(٢) أحمد : ١٣٧١٧ .

جس کے اندر آپ ﷺ کی محبت ہوگی اس کا دل آپ ﷺ کی عظمت و عقیدت سے لبریز ہوگا وہ سنت کے مطابق زندگی گُذارے گا اور اُن تمام اعمال وافعال کا اہتمام کرے گا جو آپ ﷺ کو پسند تھے اور جنکی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے ،ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبیٔ رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! بخدا، آپ مجھے اپنی جان سے اور اپنے گھر والوں سے اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں، اور اچانک آپ کی یاد آجاتی ہے تو مجھے صبر وقرار نہیں ہو پاتا یہاں تک کہ حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کر لوں، اور جب میں یہ سوچتا ہوں کہ جب آپ اس دنیا سے رحلت فرماجائیں گے اور مجھے بھی موت آجائے گی تو آپ توانبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت کے بلند درجات میں داخل ہوجائیں گے اب مجھے یہ خوف لاحق ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد میں آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا ۔اس استفسار پر نبیٔ اکرم ﷺ نے سکوت فرمایا اور خاموش رہے یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس آیتِ کریمہ کیساتھ تشریف لائے،:( وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقًا)[1].اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا

---

(١) الطبراني في المعجم الأوسط ١/١٥٠ ، والآية من سورة النساء : ٦٩ .

ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکو کار لوگ، اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں

**جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی رفاقت کی تمنا کرنے والو!** جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی صحبت ورفاقت حاصل کرنے کا ایک اہم سبب اسلام کے تمام ارکان واحکام پر کماحقہ عمل کرنا ہے چنانچہ ایک صاحب سرورِ کونین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں اس حقیقت کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچوں نمازیں ادا کرتا ہوں، اور اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہوں، اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں، ان کی بات سنکر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: « مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا، كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا -وَنَصَبَ أُصْبُعَيْهِ- مَا لَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ»[1].

جس شخص کی موت ایسی کیفیت پر آئے گی تو وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ اِس طرح ہوگا (یعنی ان کے بالکل قریب ہوگا) جب تک کہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے، اور قربت ونزدیکی کی وضاحت کیلئے آپ ﷺ نے مِلا کر اپنی دو انگلیوں کو بلند فرمایا) الحاصل جو بندہ اسلام کے تمام ارکان کو پورا کرے گا اللہ تعالی کے تمام احکام پر عمل کی کوشش کرے گا اپنے والدین کی فرمانبرداری

---

(١) أحمد : ٢٤٤٧٨ .

کرے گا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو اس کو جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی اور یہ تو ہمیں معلوم ہی ہے کہ نماز: دین کا ایک بنیادی رکن ہے اس کی پابندی اور مُحافَظت میں مسلمانوں کی حقیقی کامیابي پوشیدہ ہے پس جو بندہ فرائض اورواجبات کی پابندی کرے گا اور نوافل و مستحبات کا اہتمام کرے گا تو وہ جنت میں نبیٔ کریم ﷺ کی رفاقت سے نوازا جائے گا سیدنا رَبیعَہ بن کَعب اَسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رحمت عالم ﷺ کی خدمت کیلئے آپ کے پاس رات گُذارتا تھا ایک شب میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی اور ضرورت کی دوسری چیزیں پیش کیں تو آپ ﷺ نے خوش ہوکر فرمایا: «سَلْ». ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں تو جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں یعنی میں اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ جنت میں مجھے آپ کی قربت میسر ہو اور میں آپ کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا رہوں اور پھر آپ سے کبھی جدائی اور فرقت نہ ہو(١) تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: «أَوَغَيْرَ ذَلِكَ؟». کیا اس کے سوا اور کچھ چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میرا مقصود تو بس یہی ہے، توآپ ﷺ نے فرمایا: «فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ»(٢). (اگر

---

(١) دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين (٣٩٢/١).

(٢) مسلم : ٤٨٩ .

تم جنت میں میرا ساتھ چاہتے ہو) تو اپنے نفس کے خلاف میری اس طرح مدد کرو کہ کثرت سے سجدے کرتے رہو یعنی بکثرت نمازیں ادا کرتے رہو

**محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر!** اسی طرح شریعت اسلامیہ میں حسن اخلاق کی بہت زیادہ اہمیت اور اس کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے چنانچہ جو شخص لوگوں کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتا ہے اسکو اللہ تعالی کا بے پایاں فضل و کرم اور نبیٔ کریم ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں وہ قربت نبوی سے سرفراز ہو گا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک بار نبیٔ کریم ﷺ نے صحابۂ کرام سے ترغیباً سؤال فرمایا: « أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ تم دوستوں میں مجھے کون زیادہ محبوب ہیں اور قیامت کے دن کن کی مجلس میرے زیادہ قریب ہوگی؟ حاضرین خاموش رہے تو آپ ﷺ نے دو یا تین بار یہی سوال دہرایا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتلائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: « أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا»[1]. وہ بندہ جس کے اخلاق تم میں زیادہ بہتر ہیں، ایسے ہی جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی معیت و رفاقت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش اور ان کے ساتھ حسن

---

(١) البخاري في الأدب المفرد : ٢٧٢ ، وأحمد : ٦٩٠٦ .

سلوک ہے نبیٔ کریم صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ کی یہ بشارت ملاحظہ فرمائیں: « مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتَّى يَبِنَّ -أَيْ يَتَزَوَّجْنَ- أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ، كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ». جو شخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ شادی کی عمر کو پہونچ جائیں اور ان کا نکاح ہوجائے یا اس شخص کا انتقال ہوجائے تو میں اور وہ، جنت میں ان دونوں انگلیوں کی طرح (بالکل قریب قریب) ہونگے اور توضیح کیلئے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو مِلا کر ان سے اشارہ فرمایا [1] یعنی جس شخص نے ان کی پرورش اور تربیت کی اور ان کی ضروریات میں خرچ کیا تو اس کو قیامت کے دن جنت میں رسول اکرم ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا [2] غور فرمائیں کتنی وضاحت کے ساتھ اس حدیث پاک میں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ احسان وکرم کی ترغیب دی گئی ہے اور ان کی ضروریات اور معاملات میں خرچ کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے [3]

رفاقتِ نبوی کی دعا کرنے والو! اسی طرح خیر وکرم کا ایک وسیع باب اور باہمی تعاون کی ایک پاکیزہ صورت یتیموں کی کفالت ورعایت ہے یتیموں کی سرپرستی کی صورت یہ ہیکہ ان کے ساتھ شفقت ومحبت کی جائے ان کے مفادات کی رعایت کی

---

(١) أحمد : ١٢٤٩٨.
(٢) شرح النووي على مسلم (١٦/١٨٠).
(٣) شرح النووي على مسلم : ٨/٤٦٩.

جائے اور ان کے مال واسباب کی حفاظت کی جائے نبیٔ کریم ﷺ یتیموں کے ساتھ ایک شفیق باپ جیسا معاملہ فرماتے اور لوگوں کو ان کی پرورش اور کفالت کی ترغیب فرماتے تھے آپ ﷺ نے ایسے بندے کو جنت میں اپنی رفاقت کی بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد ہے: « أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ». میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح (بالکل پاس پاس) ہونگے، یہاں بھی آپ ﷺ نے سمجھانے کیلئے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا(١)

یا اللہ یا کریم ہم کو جنت میں داخل فرمادے اور جنت میں اپنے محبوب ﷺ کی رفاقت عطا فرمادے اور اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے *** فَاللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٢).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البخاري : ٥٣٠٤ ، وأبو داود : ٥١٥٠ واللفظ له.
(٢) النساء : ٥٩.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ایک مومن کو ان اعمال وافعال کا اہتمام کرنا چاہیے جن کی برکت سے جنت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی معیت ورفاقت نصیب ہوتی ہے اور اس سعادت کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالی سے مخلصانہ دعا کرنی چاہیے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اس کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے اور اللہ سے دعا کررہے تھے آپ ﷺ نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ان سے ارشاد فرمایا: «اسْأَلْ تُعْطَهْ». مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور تمھاری دعا قبول کی جائے گا تو انہوں نے یہ دعا کی: یا اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ڈگ مگ نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور جنت الخُلد کے اعلی مُقام میں نبیٔ اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں(1) اسی طرح رسول رحمت ﷺ پر درود وسلام کی کثرت سعادت

---

(١) أحمد : ٤٤٢٨.

وکامیابی اور نجات وفلاح کا سبب ہے آپ ﷺ نے درورد وسلام کا اہتمام کرنے والوں کو اپنی قربت کی بشارت دی ہے: « أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَإِنَّ صَلاَةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً»(۱). ہرجمعہ کے دن کثرت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجا کرو بلا شبہ ہر جمعہ کو میری امت کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے پس جو بندہ سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا وہ (قیامت کے دن )مقام ومنزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا اس فضیلت کا تقاضا ہیکہ ہمیں ہر وقت درود پاک میں رطب اللسان رہنا چاہیئے بطور خاص جمعہ کے دن اسکا مزید اہتمام کرنا چاہیئے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعاہے کہ الہ العلمین ہمیں بکثرت درود وسلام کی توفیق عطا فرما اپنے احکام سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما ہم کو جنت الخُلد مین نبئِ اکرم ﷺ کی معیت ورفاقت عطا فرمادے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرما *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ قَالَ تَعَالَى:﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(۲).فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى

---

(۱) البيهقي في السنن الكبرى : ۳/۲٤۹ ، وشعب الإيمان ۳/۱۱۰ .

(۲) الأحزاب : ٥٦ .

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَيَقِينًا، وَعَوْنًا وَتَوْفِيقًا، وَمَحَبَّةً وَتَلَاحُمًا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي أَوْلَادِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ فِي بُيُوتِنَا وَوَطَنِنَا، وَاجْعَلْنَا بَارِّينَ بِآبَائِنَا، وَاصِلِينَ لِأَرْحَامِنَا.

**اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

**اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ احْفَظْهُمْ بِحِفْظِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا واسِعًا شامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

**عِبَادَ اللَّهِ**: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.